104164 ـ حمل کی حالت میں بیوی سے جماع اور اس کے فوائد و نقصانات

سوال

نو ماہ کی حاملہ بیوی سے جماع کرنے کے بارہ میں کیا راہنمائی ہے، کیا اس وقت جماع کرنا مکروہ ہے یا کہ عورت کو کوئی نقصان ہوگا، یا کہ بچہ جلد پیدا ہو جائیگا ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

ہر وقت اور ہر حالت میں بیوی سے لطف اندوز ہونا جائز ہے، الا یہ کہ جس سے شریعت نے منع کیا ہے کہ دبر میں وطئ کرنا حرام ہے، اور اسی طرح حیض یا نفاس کی حالت میں بھی جماع کرنا حرام کیا گیا ہے.

رہا مسئلہ حاملہ بیوی کا تو اس سے جماع کرنے کی حرمت کی کوئی دلیل نہیں ہے، لیکن اگر خدشہ ہو بچے کو ضرر و نقصان پہنچےگا، اور اس ضرر کا اندازہ بھی تجربہ کار لیڈی ڈاکٹر ہی لگا سکتی ہے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

تمہاری بیویاں تمہاری کھيتي ہیں تم اپنی کھیتی میں جہاں سے چاہو آؤ البقرۃ (223).

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کا کہنا ہے:

الحرث: یہ بچہ پیدا ہونے کی جگہ ہے.

تو تم اپنی کھیتی میں آؤ .

یعنی جیسے چاہو آگے سے یا پچھلی جانب سے ایك ہی جگہ یعنی بچہ پیدا ہونے والی جگہ میں جیسا کہ احادیث سے ثابت ہے.

دیکھیں: تفسیر ابن کثیر (1 / 588).

مستقل فتوى كميٹى كے علماء كرام سے درج ذيل سوال كيا گيا:

حمل كے عرصه ميں خاوند كے ليے بيوى سے كب جماع سے اجتناب كرنا واجب ہوتا ہے ؟

اور كيا ۔ خاص كر حمل كے پہلے تين ماه كے دوران ۔ بيوى سے جماع كرنے سے بچے كے ليے نقصانده ہيں ؟

كميٹى كے علماء كا جواب تھا:

" جب حمل كو ضرر اور نقصان نہ ہو تو حاملہ عورت سے جماع كرنے ميں كوئى حرج نہيں، بلكہ حائضہ عورت سے جماع كرنا ممنوع ہے.

كيونكہ اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

اور آپ سے حيض كے باره ميں دريافت كرتے ہيں، آپ انہيں كہہ ديجئے كہ حيض كى حالت ميں عورتوں سے عليحده رہو، اور ان كے پاك ہونے تك ان كے قريب مت جاؤ، جب وه پاك صاف ہو جائيں تو پھر جہاں سے اللہ نے حكم ديا ہے وہيں سے ان كے پاس آؤ، يقينا اللہ سبحانہ و تعالى توبہ كرنے والوں اور پاك صاف رہنے والوں سے محبت كرتا ہے البقرة (222).

اور نفاس والى عورت بھى اس طرح ہے كہ اس سے پاك ہونے تك جماع نہيں كيا جائيگا، اور اسى طرح حج اور عمره كا احرام باندھنے والى عورت سے بھى " انتہى

الشيخ عبد العزيز بن باز.

الشيخ عبد العزيز آل شيخ.

الشيخ عبد اللہ بن غديان.

الشيخ صالح الفوزان.

الشيخ بكر ابو زيد.

ديكھيں: فتاوى اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (19 / 353).

اور شيخ عبد اللہ بن منيع حفظہ اللہ سے حاملہ عورت سے جماع كے باره ميں دريافت كيا گيا.

ان كا جواب تھا:

" شریعت اسلامیہ میں حاملہ عورت سے خاوند کا جماع کرنا ممنوع نہیں ہے، بلکہ یہ نہی تو حیض اور نفاس والی عورت کے ساتھ خاص ہے، لیکن اگر تجربہ کار ڈاکٹر کسی خاص حالت کی بنا پر یہ فیصلہ کریں کہ اس سے جماع کرنا اس کی صحت کے لیے نقصاندہ ہے تو یہ حالت خاص ہے، اس پر قیاس نہیں کیا جائیگا " انتہی

دیکھیں: فتاوی و بحوث الشیخ عبد اللہ بن منیع (4 / 228).

مزید آپ سوال نمبر (21725) کے جواب کا بھی مطالعہ کریں.

دوم:

رہا مسئلہ حمل کے آخری مہینہ میں جماع کرنا بیوی کے لیے نقصاندہ ہے یا نہیں ؟

اس کے بارہ میں تجربہ کار لیڈی ڈاکٹر سے رابطہ کیا جائے کیونکہ یہ عورت کی طبیعت اور حمل کے اعتبار سے مختلف ہوتا ہے، اور حمل کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے اثرات کے اعتبار سے ہوگا، جو مختلف ہوتے ہیں، اور اسے ماہر لیڈی ڈاکٹر ہی بتائےگی.

لیکن اصل کے اعتبار سے یہی ہے کہ حمل کی حالت میں جماع کرنے سے نہ تو عورت کو کوئی نقصان ہے، اور نہ ہی بچہ کوکوئی ضرر ہوتا ہے.

بلکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو پیٹ میں پائے جانے والے بچے کو کھیتی سے مشابہت دی ہے، اور آدمی کی منی کو اس پانی سے جو اس کھیتی کو لگایا جاتا ہے.

یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آدمی کے پانی سے ماں کے پیٹ میں بچے کو فائدہ ہوتا ہے، جس کا معنی یہ ہوا کہ حالت حمل میں بیوی کے ساتھ جماع کرنا اور رحم میں انزال کرنے سے فائدہ ہوتا ہے نقصان نہیں.

ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" امام احمد رحمہ اللہ کہتے ہیں:

وطئ بچے کی سماعت اور بصارت میں اضافہ کا باعث بنتی ہے "

دیکھیں: زاد المعاد (5 / 140).

رہا مسئلہ کہ بچے کی پیدائش جلد ہو جاتی ہے، یہ قول صحیح نہیں، الا یہ کہ اگر جماع بڑی زبردستی اور شدت سے کیا جائے، اور عورت کا رحم کمزور ہو تو پھر تجربہ کار لوگوں کا قول یہی ہے.

اس لیے خاوند کو چاہیے کہ وہ اپنی حاملہ بیوی کی نفسیات کا بھی خیال کرے، اور اس کی تکلیف کا بھی، اور خاص کر آخری ایام میں کیونکہ اس کے لیے تو بیٹھنا بھی دوبھر ہو جاتا ہے، اس لیے خاوند کو جماع کے لیے مناسب حالت اختیار کرنی چاہیے تا کہ بیوی کو ضرر نہ ہو، اور نہ ہی بچے کو نصان پہنچے.

واللہ اعلم .